

میرا نام ————— ہے۔

یہ ”میری کتاب“ ہے۔

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
46	شد کی ادائیگی اور اس کی مشق	14	5	علم التجوید کی اہمیت
47	حروف قمری اور حروف شمسی	15	10	ابتدائی ہدایات
49	غنیہ یعنی لگنی آواز کے ساتھ پڑھنے کے قاعدے	16	11	بترتیب مخارج حروف کا نقشہ
50	نون ساکن اور تنوین کے چار حال	17	12	1 نظم
54	میم ساکن کی تین حالتیں ہیں	18	13	دانتوں کا نقشہ
55	مشق نمبر 3	14	2	مَخَارِجُ
57	رُمُوزِ اَوْقَاف	19	20	3 حروف تجوی
58	حروف موقوف علیہ	20	22	4 بترتیب مخارج - حروف کی مشق
59	حروف مقطعات کی ادائیگی	21	23	مشق نمبر 1
60	علامات اور بعض ضروری فوائد	22	24	5 حرکات یعنی زَبْر، یَر اور پِش کی ادائیگی
64	زائد الف بموافق رسم الخط قرآن کریم	25	6	تنوین، نون، تنوین، شد اور جزم
66	سجدہ تلاوت	27	7	حروف مدہ، حروف لین، ہمزہ اور الفت
69	آداب تلاوت	31	8	حروف قلقلہ اور حروف صغیرہ کی ادائیگی
70	مختلف آیات کے جوابات	32	9	موٹے پڑھے جانے والے کل حروف دس ¹⁰ ہیں
74	مشق نمبر 4	33	10	الف اور لام کو موٹا و باریک پڑھنے کا قاعدہ
76	دھرائی، مخارج، تعریف حرف کے نکلنے کی جگہ	34	11	”را“ کو موٹا اور باریک پڑھنے کے قاعدے
82	مرکب حروف پڑھنے کا طریقہ	36	مشق نمبر 2	
82	ہجے کرنے کا طریقہ	37	12	ملتی جلتی آوازوں والے حروف اور ان کی مشق
		43	13	مد یعنی کھینچ کر پڑھنے کے قاعدے

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سوالہ آسان تجویز کا مطالعہ کیا مصنف نے بچوں کی نفسیات کا بھی خیال رکھا ہے اور آسان بنانے کیلئے بڑی محنت کی ہے اس خدمت کو ان کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور امت کو اس کی منیہ تر بنائے آمین

محمد عزیٰز

الحمد لله كما يليق لشانه والصلوة والسلام على نبيه
محمد وآله وصحبه ومن تبعهم الى يوم الدين - وبعد

الاخت العزيزہ سلمہ کو کب کی سعی آسان تجوید کی شکل میں نظر سے گزری
بالاستیعاب بادی النظر سے مطالعہ کیا الحمد للہ اچھی کوشش ہے پیارے
انداز میں بچوں اور بڑوں کیلئے عام فہم اسلوب اختیار کیا گیا ہے باتصویر
بنا کر اسکو مزید سہل اور دلچسپ بنادیا گیا ہے۔ خواتین میں یہ محنت بہت کم
دیکھی گئی ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کی محنت کو شرف قبولیت بخشے اور تمام بنات
وخواتین اسلام کیلئے اسکو مفید بنائے۔ اور اپنے اور والدین واساتذہ کیلئے
اسکو صدقہ جاریہ بنائے (ویرحمہم اللہ عبد اقبال آمینا)

محمد عزیٰز

مدیر اذیاد المساجد المشاریع الخیریہ لاہور - پاکستان

۲۰۰۱-۱-۲۹

علم التجوید کی اہمیت

الحمد لله وكفى وسلاماً على عباده الذين اصطفى اما بعد

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَرَتِّلْهُ تَرْتِيلاً (الفرقان 25/32)**

(ترجمہ) ہم نے قرآن کریم کو (بواسطہ جبریل) ترتیل کے ساتھ۔ اپنے رسول ﷺ کو پڑھ کر سنایا۔

اور دوسری جگہ فرمایا: **وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً (المزمل 73/4)**

(ترجمہ) قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر (اطمینان) کے ساتھ پڑھو۔

اور تیسری جگہ فرمایا: **وَقَرَأْنَا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ (بنی اسرائیل 17/106)**

(ترجمہ) قرآن کریم کو ہم نے صاف صاف اور واضح انداز میں ترتیل کے ساتھ اتارا تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ترتیل کے ساتھ پڑھ کر سنائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ”ترتیل“ کے معنی پوچھے گئے تو آپؓ نے فرمایا:

التَّارْتِيلُ: هُوَ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ (نشر ص 234 ج 1)

یعنی: حروف کو تجوید کے ساتھ ادا کرنا اور اوقاف میں ماہر ہونے کا نام ترتیل ہے مذکورہ آیات سے ”ترتیل“ کی عظمت و اہمیت اور اس کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ اور اس علم کی فضیلت کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان آیتوں میں ”ترتیل“ کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے۔ نیز اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ بھی قرآن ترتیل سے پڑھا کریں۔ اور لوگوں کو بھی ترتیل سے پڑھائیں۔ اور ان کو ترتیل ہی کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیں۔

چنانچہ آیات (وَقْرَأْنَا فَرَقْنَهُ) اور (رَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا)

میں ترتیل کی نسبت اپنی طرف کی ہے کہ ہم نے ترتیل کے ساتھ پڑھا اور سنایا ہے اور (وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا) میں نبی کریم ﷺ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا، اور (لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ) میں ترتیل کے ساتھ پڑھانے کا حکم ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُقْرَأَ الْقُرْآنَ كَمَا أُنْزِلَ) (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ قرآن کریم جس طرح اُترا ہے اُسی طرح پڑھا جائے۔ (ابن خزیمہ فی صحیحہ)

قرآن کریم خالص عربی زبان میں اُترا ہے۔ اس لیے اس کا لب و لہجہ بھی خالص عربوں کی طرح ہونا چاہیے اور ”فنِ تجوید“ عربوں کے لب و لہجہ کو محفوظ کرنے کا نام ہے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اقْرءُوا الْقُرْآنَ بِأَحْوَنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهِا قرآن مجید کو عربوں کے لب و لہجہ کے مطابق پڑھو (یعنی زین) یعنی اُن کی طرح مخارج و صفات ادا کرو اور یہی ”فنِ تجوید“ ہے۔

حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا

قرآن مجید کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ خوبصورت آواز سے قرآن کریم کے حُسن میں اضافہ ہوتا ہے (رواہ الدارمی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

پیارے بچو! ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی زبان عربی تھی اور قرآن حکیم اسی زبان میں نازل ہوا۔ جنت میں بھی یہی زبان بولی جائے گی۔ تلاوت قرآن مجید کے لیے اس بات کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ: عربی زبان میں ہر حرف کی آواز جدا گانہ ہوتی ہے اگر وہ صحیح ادا نہ ہو تو معنی بدل جاتا ہے جیسے **ذَلَّ** (وہ ذلیل ہوا) **زَلَّ** (وہ پھسلا) **ظَلَّ** (وہ گیا) **ضَلَّ** (وہ گمراہ ہوا)

ہر حرف کو صحیح آواز سے ادا کرنے کو ”تجوید“ کہتے ہیں اور یہ دراصل رسول اللہ ﷺ کے لب و لہجہ کو محفوظ کرنے کا نام ہے

لہذا اب اگر آپ چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کو اسی طرح پڑھیں جس طرح ہمارے نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے، تاکہ ہمیں قرآن کریم کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملیں۔ اور اللہ پاک ہم سے خوش ہو جائیں تو پھر تمام اسباق کو اچھی طرح سمجھ لو اور اُن کے مطابق پڑھنے کی کوشش کرو۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

سلمیٰ کوکب

ابتدائی ہدایات

قرآن کریم کو اس کی اصل زبان عربی میں پڑھیں۔
 قرآن مجید اہل عرب کے لب و لہجہ اور تلفظ کے حُسن کے ساتھ پڑھیں۔
 تلاوت کے آغاز میں **أَعُوذُ بِاللّٰهِ** اور سورۃ کے شروع میں **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھیں۔ سوائے سورۃ توبہ کے۔

دورانِ تلاوت سورت شروع ہو جائے تو صرف **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھیں۔
 دورانِ تلاوت کوئی دنیاوی بات نہ کریں۔ اگر کوئی بہت ضروری بات کرنی ہو تو قرآن کریم کو بند کریں اور دوبارہ تعوذ پڑھ کر تلاوت شروع کریں۔
 دورانِ تلاوت ایک حرف کو دوسرے حرف سے نہ بدلیں۔
 حرکات کو اتنا نہ کھینچیں کہ حروف بن جائیں۔
 حروفِ مدہ کی مقدار **پوری** ایک الف کے برابر ادا کریں۔
 حرکات و سکنات میں تبدیلی نہ کریں۔
 پُر حروف کو پُر اور باریک حروف کو باریک ادا کریں۔
 تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کریں، اگر ہو سکے تو ترجمہ سمجھ کر پڑھیں۔
 قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھیں اس طرح قرآن مجید کے حسن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اختتامِ تلاوت پر خیر و برکت کی اور قبولیت کے لیے دُعا کریں۔
 نوٹ: ایک الف کی مقدار عام حالت میں کھلی انگلی کو بند کرنا یا بند انگلی کو کھولنا ہے۔

بم فو



سبق - 2

مَخَارِج

مَخْرَج کی تعریف حَرْف کے نکلنے کی جگہ کو **مَخْرَج** کہتے ہیں۔ حلق، زبان، منہ کا خلا، ہونٹ اور خیشوم (ناک کا بائسہ) میں سترہ¹⁷ جگہیں ایسی ہیں جہاں سے **انتیس 29** حروف تہجی ادا ہوتے ہیں

مَخَارِج کی تفصیل

مخرج نمبر 1

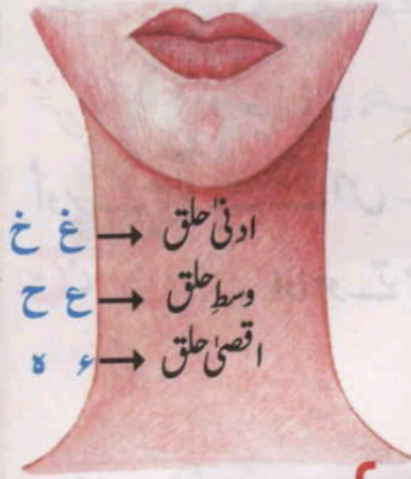
منہ کا خالی حصہ، اس سے تین **3** حروف ادا ہوتے ہیں **الف، و، ی**، جب یہ تینوں حروف، مدہ حالت میں ہوں

(نوٹ) جس خالی **الف** سے پہلے زبر ہو (اے) الف مدہ کہلاتا ہے۔ مثلاً **مَالِك** جس **و** ساکن سے پہلے پیش ہو (و) واو مدہ کہلاتی ہے مثلاً: **أَعُوذُ** جس **ی** ساکن سے پہلے زیر ہو (ی) یاء مدہ کہلاتی ہے

مثلاً: **رَحِيمٌ**



حروفِ حلقی چھ ہیں



ادنیٰ حلق → غ خ
وسط حلق → ع ح
اقصى حلق → ء ؤ

مخرج نمبر 4

غ خ

ادنیٰ حلق

مخرج نمبر 3

ع ح

وسط حلق

مخرج نمبر 2

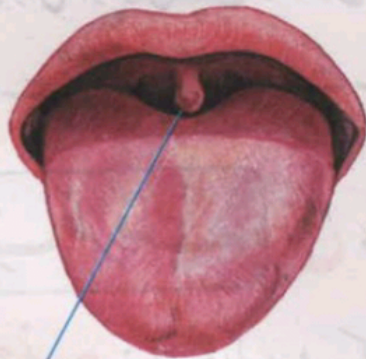
ء ؤ

اقصى حلق

{ سینے کی طرف والا حصہ } حلق کا { درمیانی حصہ } حلق کا منہ کی طرف والا حصہ

حروفِ لہائیہ ق ، ک

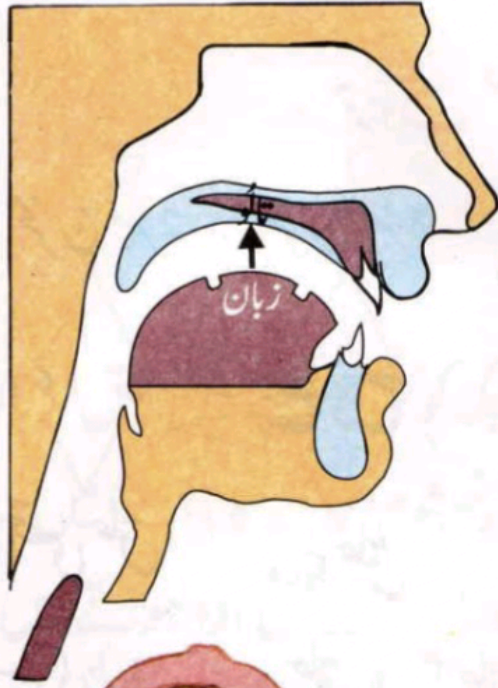
مخرج نمبر 5 زبان کی جڑ جب کوٹے کے قریب سے نرم تالو سے لگے تو اس سے ”ق“ ادا ہوتا ہے



کوٹا

مخرج نمبر 6 ق کی جگہ سے ذرا نیچے منہ کی

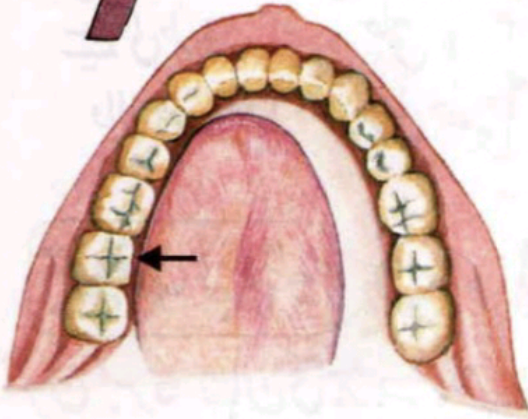
جانب ہٹ کر اس سے ک ادا ہوتا ہے



حروفِ شجرِیہ

ج، ش، ی

مخرج نمبر 7 وسطِ زبان جب بالمقابل
اوپر کے تالو سے لگے اس سے
ج، ش، ی ادا ہوتے ہیں۔



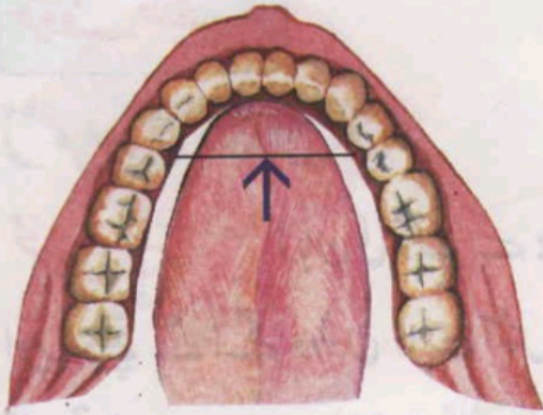
حرفِ حافیہ "ض"

مخرج نمبر 8 زبان کی کروٹ جب بائیں
طرف والی اوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے
تو اس سے "ض" ادا ہوتا ہے۔

حروفِ طرفیہ ل، ن، ر

مخرج نمبر 9 زبان کی کروٹ کے آخر سے نوک تک کا حصہ جب اوپر ایک داڑھ اور
دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے اس سے "ل" ادا ہوتا ہے

مخرج نمبر 10 'ل' کی جگہ سے لیکن ایک داڑھ کم ہو کر جب اوپر والے تین دانتوں
کے مسوڑھوں سے لگے تو اس سے "ن" ادا ہوتا ہے



مخرج نمبر 11

زبان کے کنارے کی پشت جب اُوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے اس سے ”ر“ ادا ہوتا ہے۔

حروفِ نَطْعِيَّة

ت، د، ط



مخرج نمبر 12

زبان کی نوک جب اُوپر (سامنے) والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے اس سے ت، د، ط ادا ہوتے ہیں

د، ط ادا ہوتے ہیں

حروفِ لَثْوِيَّة

ث، ذ، ظ

مخرج نمبر 13

زبان کی نوک جب اُوپر والے دو دانتوں کے سرے سے لگے اس سے ث، ذ، ظ ادا ہوتے ہیں۔

دو دانتوں کے سرے سے لگے

اس سے ث، ذ، ظ

ادا ہوتے ہیں۔



حُرُوفِ صَفِيرِيہ

ز، س، ص



مخرج نمبر 14 زبان کی نوک سے جب

اوپر، نیچے کے اگلے دونوں دانت آپس میں

ملیں تو اس سے **ز، س، ص**

ادا ہوتے ہیں۔

حُرُوفِ شَفَوِيہ

ب، م، و، ف



مخرج نمبر 15 اوپر والے دو دانتوں کا

سرا اور نیچے کے ہونٹ کا اندرونی حصہ

اس سے **ف** ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر 16 دونوں ہونٹ ہیں اس سے

ب، م، و ادا ہوتے ہیں وہ اس طرح کہ



ب، بند ہونٹوں کے گیلے حصے سے

م، بند ہونٹوں کے خشک حصے سے

إطباقِ شَفَتَيْنِ



و، ہونٹوں کو گول کرنے سے

انضمامِ شفَتین

مخرج نمبر 17 خیشوم یعنی ناک کا بانسہ (جڑ) اس سے غنہ نکلتا ہے



ناک کا بانسہ

اس سے حروف غنہ نون، میم ادا ہوتے ہیں

نوٹ: آواز کو تھوڑی دیر ناک میں

ٹھہرا کر گنگنی آواز میں پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں

یہ **ن** - **م** اور ڈبل حرکت والے حرف پر

ہوتا ہے

مخرج معلوم کرنے کا صحیح طریقہ

حرف کو ساکن کر دیں اس کے شروع میں زبر والا ہمزہ لے آئیں جہاں حرف

کی آواز ختم ہوگی وہی اس حرف کا مخرج ہوگا

سبق - 4

بترتیب مخارج - حروف کی مشق

حروف مدہ تین ہیں

ا - و - ی

حروف حلقی چھ ہیں

ع - ح ع - ھ ع - خ

حروف لہائیہ

حروف شجرہ

ق - ک ج - ش ی

حرف خافیہ

حروف طرفیہ

حروف نطعیہ

ض ل - ن - ر ت - د - ط

حروف لثویہ

حروف صغیریہ

ث - ذ - ظ ز - س - ص

حروف شفویہ

حروف قلقلہ پانچ ہیں

ب - م - و - ف ق - ط - ب - ج - د

سات حروف مستعلیہ جو ہمیشہ موٹے پڑھے جاتے ہیں

ص - ض - ط - ظ - ع - خ - ف

گزارش: ان حروف کو ساکن کر کے شروع میں زبر والا ہمزہ لگا کر پڑھائیں

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ وَشَهِدِ

مَشْهُودِ ○ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ○

مقدار :

بڑی مد — کی مقدار : دو الف، تین الف، چار الف ہے۔

چھوٹی مد — کی مقدار : ایک الف، دو الف، تین الف ہے۔

مد اصلی کی مقدار : ایک الف ہے۔

نوٹ : ایک الف کی مقدار : عام حالت میں کھلی انگلی کو بند کرنا یا بند انگلی کو کھولنا ہے۔

سبق - 16

غنة یعنی گنگنی آواز کے ساتھ پڑھنے کے قاعدے

قاعدہ 1 جب ”نون“ اور ”میم“ پرشد [ن م] ہو تو ہمیشہ غنة ہوتا ہے

جیسے عَمَّ اِنَّ

مشق کیجئے اِنَّ الَّذِيْنَ عَمَّيْتَ سَاءَ لُوْنَ مِنَ الْيَمِّ
اِنَّا اَلَيْنَا اَجَلَهُنَّ عَلَى النَّبِيِّ اُمُّ الْكِتَابِ

قاعدہ 2 م ساکن (م) پر غنة اس وقت ہوگا جب اس کے بعد میم اور باء ہوں

جیسے: وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ يَعْتَصِمُ بِاللّٰهِ

اور جب ”میم“ اور ”باء“ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو آواز کو ناک میں نہ کھینچیں

مثلاً الْحَمْدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
مشق کیجئے

اَمْ بِظَاهِرٍ اَمْ مِّنْ خَلْقِنَا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا عَلَيْهِمْ بُصَيِّطِرٌ ۝
اَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ اَمْ رَاغَتْ فَدَمَدَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّهَا ۝
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝

ہوم ورک: اپنے سبق میں سے ایسی مثالیں تلاش کر کے گول دائرہ لگائیں

قاعدہ 3 ”نون“ ساکن [ن] اور ”تنوین“ [ـِ] کے بعد حروف حلقی

ء ه ح ع خ اور ”لام“ و ”را“ میں سے کوئی

حرف آجائے تو غنة نہیں ہوگا بقیہ بیس حروف میں غنة ہوگا۔

سبق - 17

نون ساکن اور تنوین کے چار حال ہیں

اظہار (ظاہر کرنا)	ادغام (ملانا)	اقلاب (بدلنا)	اخفاء (چھپانا)
غنة نہ کرنا	دو حرفوں کو ملا کر پڑھنا	نون ساکن یا تنوین کو میم سے بدل کر پڑھنا	ناک میں آواز چھپا کر غنة کرنا

اظہار: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی ء ھ ە ح غ خ میں سے کوئی حرف ہو تو اظہار ہوگا یعنی غنة نہیں ہوگا اس کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں

اظہارِ حلقی کی مثالیں

حروفِ حلقی	نون ساکن کے بعد	تنوین کے بعد
ء	مِنْ أَخِيهِ مَنْ أَمَنْ	غُثَاءٌ أَحْوَى مِنْ عَيْنِ أُنْيَةِ
ھ	مِنْ هَادٍ مِنْهُ مِنْهُمْ	جُرْفٍ هَارٍ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ
ە	أَنْعَمْتَ مِنْ عَلَقٍ	مُحَمَّدًا عَبْدُهُ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ
ح	مَنْ حَرَّمَ وَانْحَرُ	نَارَ حَامِيَةٍ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ
غ	مَنْ غَابَ مِنْ غَيْرِكُمْ	أَجْرَ غَيْرِ رَبِّ غُفُورٍ
خ	لِمَنْ خَشِيَ مِنْ خَوْفٍ	نَحْلٍ خَاوِيَةٍ شَيْءٌ خَلَقَهُ

ہوم ورک: اظہارِ حلقی کو ذہن نشین کریں، مزید مثالیں تلاش کر کے انڈر لائن کریں۔

ادغام: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ یَرْمَلُونَ (ی ر

م ل و ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ل ر میں بغیر غنہ کے اور باقی چار حرفوں میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا۔

ادغام بالغنہ کی مثالیں

یتمو	نون ساکن کے بعد	تنوین کے بعد
ی	مَنْ يُّؤْمِنُ مَنْ يَقُولُ	خَيْرًا يَرَهُ ۝ شَرًّا يَرَهُ ۝
ن	مِنْ نَبِيٍّ مِنْ تَارِ	عَامِلَةً نَاصِبَةً ۝ شَيْءٍ نَكِرٍ ۝
م	مِنْ مَاءٍ مِنْ مِّثْلِهِ	رَسُولٍ مِّنَ اللَّهِ بِحِجَابَةٍ مِّنْ
و	مِنْ وَالٍ أَفْنَنْ وَعَدْنَا	سِرَاجًا وَهَاجًا ۝ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۝

ادغام بلا غنہ کی مثالیں

ل	مِنْ لَّدُنْكَ يُبَيِّنُ لَنَا	مَا لَا لَبَدًا جَنَّتْ لَهُمْ
ر	مِنْ رَبِّكَ مِنْ رَّحِمٍ	عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ رَبِّدًا رَّابِيًا ۝

نوٹ: سات جگہ پر قاعدہ جاری نہیں ہوتا

صُنَوَانِ	قِنَوَانِ	بُنَيَانِ	دُنْيَا
يُسِّ وَالْقُرْآنِ	ن وَالْقَلَمِ	مَنْ سَكَّرَ رَاقِ	

ہوم ورک: ادغام کی مشق کریں اور پڑھتے ہوئے انڈر لائن کریں۔

اقلاب: نون ساکن یا تنوین کے بعد آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں علامت کے طور پر وہاں چھوٹی سی میم بھی لکھ دی جاتی ہے مثلاً مَنْ بَعْدِ

اقلاب کی مثالیں

نون ساکن کے بعد	تنوین کے بعد	
مَنْ بَعْدِ مَنْ بَخِلَ	كَرَامٍ بَرَّةٍ ○ سَمِيعٍ بِصِيرٍ ○	ب
أَنْدُؤُنِي بِذُنُوبِهِمْ	حَلِّ بِهَذَا أَمْدًا بِعِيدًا ○	

اخفاء: نون ساکن یا تنوین کے بعد ان پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو نرم غنہ کے ساتھ پڑھیں گے اس اخفاء کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں

مثلاً مِنْ قَبْلِكَ ط

پندرہ حروف یہ ہیں ت ث ج د ذ ز س ش
ص ض ط ظ ف ق ک

اَنْزَلْنَا كِتٰبَ قَيِّمَةٍ اَنْذَرْنَا شَيْءٍ وَّذِيْرٍ

رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ فَاَنْصَبْ بِذَمْرِ كَذِبٍ

عِنْدَ تَنْسَاۤیْ اَنْتَ كُنْتَ اُمَّةً قَدْ حُبَّاجَمًا

کلاس ورک: قاعدہ اور مثالیں ذہن نشین کریں

ہوم ورک: پندرہ حروفِ اخفاء کی مثالیں تلاش کر کے ترتیب وار لکھیں

حروفِ اظہار (حروفِ حلقی) 6

حروفِ ادغام (حرفِ یرملون) 6

حرفِ انقلاب (ب) 1

حروفِ اخفاء 15

28

نوٹ: الف: حرف ساکن کے بعد نہیں آتا

سبق - 18

میم ساکن کی تین حالتیں ہیں

”م“ ساکن کے بعد م آئے تو دونوں کو ملا کر غنہ کے ساتھ مشددا داکریں گے مثلاً
إِلَيْكُمْ مَّرْسَلُونَ اس کو ادغام شَفَوِی کہتے ہیں۔

”م“ ساکن کے بعد ب آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء کریں گے۔ اس کو اخفاء شَفَوِی کہتے ہیں مثلاً
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ○

”م“ ساکن کے بعد ”م“ اور ”ب“ کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے تو وہاں
اظہار ہوگا۔ یعنی غنہ نہیں ہوگا۔ اسکو اظہار شَفَوِی کہتے ہیں مثلاً

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ أَلَمْ تَرَ أَلَمْ يَجْعَلْ

خلاصہ: یہ ہوا کہ میم مشدد میں تو غنہ ہوتا ہی ہے مثلاً ثَمَرٌ عَمَّا
اسی طرح ”م“ ساکن کے بعد ”م“ اور ”ب“ کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے
تو غنہ نہیں ہوگا

اظہار شَفَوِی

إخفاء شَفَوِی

إدغام شَفَوِی

حروف اظہار (26)

حرف اخفاء 1 (ب)

حرف ادغام 1 (م)

ہوم ورک: اظہار شَفَوِی کی مثالیں تلاش کر کے گول دائرہ لگائیں

سبق - 19 رُمُوزِ اَوَاقاف

س: وقف کا کیا معنی ہے؟

ج: وقف کا معنی ہے ٹھہرنا (وقف کی جمع اوقاف)

وقف کی تعریف: کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کرتے ہوئے سانس لے کر

ٹھہرنا مثلاً **فَسْتَعِينُ** سے **فَسْتَعِينُ** ○

یعنی سانس اور آواز دونوں بند کر دیں اور کلمہ کے آخری حرف کو ساکن پڑھیں

س: رُمُوزِ اَوَاقاف کا کیا مطلب ہے؟

ج: وقف کی علامات کو رُمُوزِ اَوَاقاف کہتے ہیں

س: رُمُوزِ اَوَاقاف کیا ہیں؟

ج: رُمُوزِ اَوَاقاف یہ ہیں

علاماتِ وقف

آیت	وقف لازم	وقف مطلق	وقف جائز	وقف مجوز
○	م	ط	ج	نر

ان علامات پر وقف کر دیں

س: اعادہ کسے کہتے ہیں؟

ج: پیچھے سے لوٹا کر پڑھنے کو اعادہ کہتے ہیں

س: اعادہ کب کیا جاتا ہے؟

ج: اوپر ذکر کی گئی علامتوں پر ٹھہریں تو اعادہ نہ کریں اگر کوئی علامت نہ ہو

یا ”لا“ ہو تو اعادہ کرنا چاہیے

سبق - 20 حروفِ موقوف علیہ

وقف کرتے وقت آخری حرف کو کیسے پڑھیں؟
حروفِ مدہ یا ساکن حروف میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی

وقف کی حالت

وصل کی حالت

ذَلِكَ	زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	ذَلِكَ
يَوْمٌ	زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	يَوْمٌ
نَعْبُدُ	پیش والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	نَعْبُدُ
مَخْتُومٌ	دو زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	مَخْتُومٌ
قُرْآنٌ	دو پیش والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	قُرْآنٌ
رَسُولُهُ	کھڑی زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	رَسُولُهُ
بَيْرُهُ	اُلنا پیش والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	بَيْرُهُ
مُسْفِرَةٌ	گول 'ة' وقف میں 'ہ' ساکن سے بدل جاتی ہے چاہے اس پر ء - هـ یا ء - هـ ہوں	مُسْفِرَةٌ
أَبْوَابًا	دو زیر و وقف میں ایک زیر اور بعد میں ایک الف پڑھا جائے گا	أَبْوَابًا
يَسْعَى	کھڑی زیر و یسی ہی پڑھی جائے گی	يَسْعَى
يَحْيَى	کھڑی زیر اگر ی کے نیچے ہو تو ویسی ہی پڑھی جائے گی	يَحْيَى
رَفَعْنَا	الف سے پہلے زیر ہو وقف میں ویسی ہی پڑھی جائے گی۔	رَفَعْنَا
رَبِّكَ الْأَعْلَى	بغیر حرکت کے 'ی' سے پہلے زیر ہو وقف میں کھڑی زیر کے برابر لہا کر کے پڑھیں گے	رَبِّكَ الْأَعْلَى
يَظُنُّ	مشدد حرف کو ساکن کر کے دو حرفوں کے برابر دیر لگائیں۔	يَظُنُّ
مُسْتَسَى	جیسے لفظ پر وقف میں کھڑی زیر پڑھیں گے۔	مُسْتَسَى
مَعْدُودَاتٌ	لمبی تاء کو وقف میں ث (ساکن) پڑھتے ہیں۔	مَعْدُودَاتٍ

سبق - 21

حروفِ مُقَطَّعَات (بے جوڑ) کی ادائیگی

وہ حروف جو سورتوں کے شروع میں آتے ہیں الگ الگ حروفِ ہجا کی طرح پڑھے جاتے ہیں حروفِ ”مُقَطَّعَات“ کہلاتے ہیں

ص ق ن ط

صَادُ قَافُ نُونُ طَاهَا

یَسْ طَسْ طَسَمَ اَلَمْ

یَاسِیْنَ طَاسِیْنَ طَاسِیْمِمْ اِلِفْ لَامِیْمِمْ

اَلْمَصَّ اَلرَّ اَلْمَرَّ حَمَ

اَلِفْ لَامِیْمِمْ صَادُ اِلِفْ لَامُ رَا اِلِفْ لَامِیْمِمْ رَا حَامِیْمِمْ

حَمَ عَسَقْ کَھِیَعَصْ

حَامِیْمِمْ عِیْنُ سِیْنُ قَافُ کَافُ حَا یَا عِیْنُ صَادُ

اَلَمْ اَللّٰهُ ن وَالْقَلَمِ

اِلِفْ لَامِیْمِمْ اَللّٰهُ نُونُ وَالْقَلَمِ

کلاس ورک: طلبہ و طالبات کو اچھی طرح مشق کروائیے

ہوم ورک: حروفِ مقطعات زبانی یاد کریں

سبق - 22

علامات اور بعض ضروری فوائد

سکتہ سکتہ والی جگہ پر تھوڑی دیر آواز بند کی جاتی ہے سانس نہیں توڑا جاتا قرآن کریم میں سکتہ چار جگہ ہے۔

سُورَةُ كَهْفِ کے شروع میں **وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا قِيمًا**

سُورَةُ يُسِ رکوع ۴ میں **مِنْ مَّرْقَدِنَا هَذَا**

سُورَةُ قِيَامَةِ میں **مِنْ سَكَةِ رَاقٍ**

سُورَةُ مَطْفِفِينَ میں **كَذَلِكَ سَكَةُ رَاقٍ**

سکتہ وقف کی طرح ہی ہوتا ہے فرق صرف یہ ہے وقف میں کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے سانس لے کر ٹھہر جاتے ہیں اور سکتہ میں سانس نہیں لیتے لہذا سورۃ کہف والی جگہ میں سکتہ اس طرح کریں کہ **عِوَجًا** دو زبر کی تنوین کو الف سے بدل دیں اسی طرح **مِنْ رَاقٍ** میں **مِنْ** کے نون کو ساکن پڑھ کر سکتہ کریں آگے **رَاقٍ** میں نہ ملائیں اور یہی صورت **بَلْ رَانَ** میں سمجھیں پہلے دو موقعوں پر وقف کرنا بھی صحیح ہے۔ اسی لیے وقف کی رمزیں بھی بنی ہوتی ہیں

(لا) (ق) (صل) (صلے) ان نشانات پر نہ ٹھہریں، ملا

کر پڑھیں (ع) رکوع کا نشان ہوتا ہے۔

(وقف النبی) جس لفظ پر یہ وقف ہو وہاں ٹھہرنا سنت ہے۔

(الرَّبع) یہاں چوتھائی پارہ ختم ہوتا ہے۔

(النصف) یہاں آدھا پارہ ختم ہوتا ہے۔

(الثلثہ) یہاں پونا پارہ ختم ہوتا ہے

(السجدہ) یہ آیت کے ختم پر لکھا ہوتا ہے اس آیت کو پڑھنے اور سُننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

(وقفہ) سانس اور آواز دونوں توڑ دیتے ہیں

(إِمالہ) کے معنی ہیں جھکانا: **مَجْرَہَا** اصل میں **مَجْرَہَا** تھا اَلِف کو یا کی طرف اور اس سے پہلے زبر کو زیر کی طرف جھکانے کا نام اِمالہ ہے یہ قرآن کریم میں صرف ایک جگہ سورۃ ہود میں ہے

مَجْرَہَا کا تلفظ **مَجْرَہَا** ہے جیسے قطرے ہے **مَجْرَہَا** نہیں

تشدید: تشدید والا حرف دو دفعہ پڑھا جاتا ہے پہلے ساکن پھر متحرک اس لیے تشدید والے حرف کی ادائیگی میں دو حرفوں کی دیر ہوتی ہے۔ مثلاً **آبَب**، سے **آب**

اسی طرح حرف مشد پر وقف ہو تو حرف کی ادائیگی میں قدرے دیر ہونی چاہیے کیونکہ مشد حرف پہلے ساکن تھا پھر متحرک، وقف میں یہ متحرک بھی ساکن ہو گیا تو دونوں ساکن ادا کرنے چاہئیں جیسے:

الْمُعِزُّ عَدُوُّ عَلَى النَّبِيِّ يُظَنَّ

سکون: سکون کی ادائیگی یہ ہے کہ حرف میں حرکت یا ہلنے کی کیفیت نہیں

ہونی چاہیئے اسی لیے **الْحَمْدُ** کے لام کو یا **انْعَمْتَ** کے نون کو ہلانا غلط ہے

نون قطنی: چھوٹی میم کی طرح چھوٹا ”ن“ دونوں لفظوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے۔
اُسے اگلے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے لیکن اگر پہلا لفظ ساتھ نہ ملائیں تو چھوٹا
نون نہیں پڑھا جائے گا (یعنی وقف کی صورت میں نہیں پڑھا جائے گا)

قَدِيرُ الَّذِي لُمَزَةُ الَّذِي عَادَا الْاُولَى

قرآن کریم میں چار ایسے الفاظ ہیں جو صاد سے لکھے جاتے ہیں اور صاد پر چھوٹا سا
”س“ بھی لکھا جاتا ہے

وَيَبْصُطُ (البقرہ 2/245) **بَصْطَةً** (اعراف 7/69)

الْمُصَيِّطُونَ (الطور 52/37) **بُصَيْطِرٍ** (غاشیہ 88/23)

پہلے دو لفظوں میں صرف ”س“ ہی پڑھیں گے نمبر ۳ میں ”س“ اور
”ص“ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں نمبر ۴ میں صرف ”ص“ پڑھیں گے

لَا تَأْمَنَّا کو پڑھنے کا طریقہ : **لَا تَأْمَنَّا** میں جو نون مشدد ہے تشدید کی وجہ سے یہ پہلے ساکن پڑھا جائے گا پھر متحرک جس وقت پہلے ساکن پڑھیں تو دونوں ہونٹوں کو گول کر لیں اور ساتھ ہی الف کے برابر غنہ بھی کریں کیونکہ مشدد ہے اور ہر نون مشدد میں غنہ ضروری ہے جب نون کو متحرک پڑھیں تو ہونٹوں میں گولائی بالکل نہ رہے لفظ **ءَ اَعْجَبِي** کے دوسرے ہمزہ کو نرمی سے پڑھیں اس کو تسہیل کہتے ہیں

بَسَطْتُ	أَحَطْتُ	مَا فَرَطْتُ	مَا فَرَطْتُمْ
-----------------	-----------------	---------------------	-----------------------

ان چار حرفوں کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے **”طا“** کو موٹا اور پھر **”طاء“** کو باریک ادا کریں اس کو ادغام ناقص کہتے ہیں

لفظ **أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ** کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں

قاف کی آواز کو بالکل ختم کر کے صرف ایک کاف مشدد ادا کریں۔ اس کو ادغام تام کہتے ہیں پہلے قاف کو موٹا اور پھر کاف کو باریک ادا کریں اس کو ادغام ناقص کہتے ہیں

بِئْسَ الْإِسْمُ الْفُسُوقُ ۖ بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوقِ

پڑھیں کیونکہ **الْإِسْمُ** میں **آل** اور **إِسْمُ** کا ہمزہ دونوں نہیں پڑھے جائیں گے جبکہ لکھنے میں باقی رہیں گے۔

فِيهِ مَهَانًا میں **”ہاء“** کو کھینچ کر پڑھیں گے، ہماری قرأت (روایت حفص) میں اسے **فِيهِ هُدًى** کی طرح **فِيهِ مَهَانًا** پڑھنا صحیح نہیں

زائد الف بموافق رسم الخط قرآن کریم

قرآن مجید میں بعض جگہ ”الف“ لکھا گیا ہے جن پر گول (ا) نشان ہوتا ہے یہ الف زائد ہے وصل اور وقف دونوں میں نہیں پڑھا جاتا

لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	سورۃ آیت نمبر
أَوْيَعْفُوا	أَوْيَعْفُوا	بقرہ 2/237
أَنْ تَبُوءَ	أَنْ تَبُوءَ	مائدہ 5/29
لِتَسْلُوا	لِتَسْلُوا	رعد 13/30
لَنْ نَّذْعُوْا	لَنْ نَّذْعُوْا	کہف 18/14
لِيَرْبُوا	لِيَرْبُوا	روم 30/39
لِيَبْلُوا	لِيَبْلُوا	محمد 47/4
نَبْلُوا	نَبْلُوا	محمد 47/31
ثَمُودَا	ثَمُودَا	چار جگہ ہود، فرقان، عنکبوت، نجم
قَوَارِيرَا	قَوَارِيرَا	دھر 76/15
لَا أَنْتُمْ	لَا أَنْتُمْ	الحشر 59/13
بَصْطَةً	بَصْطَةً	الاعراف 7/69
يَبْصُطُ	يَبْصُطُ	بقرہ 2/245

ہوم ورک: تمام کلمات، سورۃ اور آیت نمبر کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

قرآن کریم میں ایسے سات کلمات ہیں جن کے آخر میں لکھا ہوا الف وصل میں نہیں پڑھا جاتا مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے

33/66 احزاب	الرَّسُولَا	جہاں کہیں بھی ہو	أَنَا
33/67 احزاب	السَّبِيلَا	کہف 18/38	لَكِنَّا
76/4 دھر	سَلَا سِلَا	احزاب 33/10	الظَّنُونَا
76/15 دھر	قَوَائِرَا پہلا		

نوٹ: أَنَا مِلَ - أَنَا سَيَّ - أَنَابَ - أَفَابُوا
لِلْأَنَامِ میں الف ہمیشہ پڑھا جائے گا

ہوم ورک: سات کلمات زبانی یاد کریں۔

سجدہ تلاوت

قرآن مجید میں بعض مقامات پر حاشیہ اور ختم آیت پر بطور علامت ”السجدہ“ لکھا ہوتا ہے نماز میں اور پڑھنے اور سُننے والے کو ایک سجدہ لازم ہو جاتا ہے۔ یہ سجدہ اسی وقت کرنا چاہیے کبھی رہ جائے تو اس کی قضا ثابت نہیں ہے۔

سجدہ میں یہ دُعا تین بار پڑھیں

سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ

میرے چہرے نے سجدہ کیا اس ہستی کے لیے، جس نے اُسے پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی

وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

اور کھولے اس کے کان اور آنکھیں اپنی خاص حفاظت اور مدد کے ساتھ

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

برکت والا ہے اللہ بہت اچھا پیدا کرنے والا

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ

اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ کر سجدہ میں جائیں اور تین بار دُعا پڑھیں اور
اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ کر اٹھ جائیں۔

تلاوت قرآن پاک کے فضائل

قرآن پاک کی حیثیت قانون اور تاریخ کی عام کتابوں جیسی نہیں جن سے اصل
غرض صرف مسائل و واقعات ہوتے ہیں اور ان کے الفاظ کا ورد مقصود نہیں ہوتا

بلکہ یہ محبوبِ حقیقی، خُداے ذوالجلال کا پیغامِ محبت ہے جس کو شوق و تعظیم کے ساتھ نمازوں میں، اور خارج نماز بار بار پڑھنے کا حکم ہے اور اس کے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں اُٹکنے والے کو مشقت کی وجہ سے دُگنی ملتی ہیں۔ اس عظیم اجر کی بشارت دیتے وقت رسول اللہ ﷺ نے حروفِ مقطعات **المر** کی مثال دے کر فرمایا یہ تین حروف ہیں یعنی ان پر تیس نیکیاں ہیں جن حروف کے معنی اہل علم کو بھی معلوم نہیں ان کی مثال دینا اس بات کی دلیل ہے کہ معنی و مطلب سمجھ بغیر بھی قرآن کی تلاوت عظیم عبادت ہے۔ لیکن صرف الفاظ پر قناعت اور مطلب سے بے خبری یقیناً علمِ حقیقی سے محرومی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

- * ”تم میں سب سے بہتر قرآن سیکھنے اور سکھانے والے ہیں“ (بخاری)
- * ”تلاوت کرنے والا خُدا سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اس کو بن مانگے وہ نعمتیں عطا ہوتی ہیں جو دُعائیں کرنے والوں کو بھی بعض دفعہ نہیں ملتیں“۔ (ترمذی، دارمی، بیہقی)
- * جو قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرے، اور اُس کے حکموں پر عمل کرے اُس کے والدین کو نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے بڑھ کر ہوگی۔ (احمد، ابوداؤد)
- * قرآن کریم کا ماہر نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)
- * ”جو شخص قرآن پاک پڑھ کر اُس کو اپنی زندگی پر نافذ کرے گا وہ اپنے خاندان

کے دس آدمیوں کی شفاعت کرے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی خود اُس کو جو ملے گا وہ بے حساب ہوگا۔“ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

آداب تلاوت

تمام نیک اعمال کا ثواب رضائے الہی کی نیت سے ملتا ہے جو عمل شہرت یا مال کی خاطر کیا جائے، وہ مردود ہو جاتا ہے قرآن پاک با وضو ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ قرآن پاک جہاں سے بھی پڑھا جائے، پہلے **تَعَوُّذٌ** یعنی **أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ** کا حکم ہے۔ اور سورۃ توبہ کے سوا تمام سورتوں کے شروع میں **تَسْمِيہ** یعنی **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** پڑھنا ضروری ہے۔

اگر درمیان سورت سے شروع کرنا ہو تو تعوذ اور تسمیہ دونوں پڑھنا مستحب ہے یا صرف تعوذ بھی کافی ہے۔ تلاوت کرتے کرتے سورت شروع ہو جائے تو صرف **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھنی چاہیے دوران تلاوت اجنبی گفتگو سے بچیں ورنہ دوبارہ تعوذ پڑھ کر شروع کریں قرآن مجید تکلف سے پاک اچھی آواز میں پڑھنے کا حکم ہے لیکن راگ اور نوحہ کی طرز اور فر فر پڑھنا جس سے لفظ پورے ادا نہ ہوں ممنوع ہے۔

نوٹ: **تَعَوُّذٌ** کو استعاذہ اور **تَسْمِيہ** کو **بِسْمِ اللّٰهِ** بھی کہتے ہیں۔

مختلف آیات کے جملہ بات

رسول اللہ ﷺ آیاتِ رحمت پر سوال کرتے اور آیاتِ عذاب پر پناہ پکڑتے

تھے۔ چنانچہ ذکرِ رحمت و جنت پر مثلاً رَبَّنَا اِنَّا مِنْ لَدُنْكَ

رَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ اور رحمت

والوں کے ذکر پر اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ کہنا چاہیے اور بیانِ عذاب

پر اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنَا مِنْهُ اور عذاب والوں کے بیان پر اَللّٰهُمَّ لَا

تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ کہنا چاہیے (سورۃ الرحمن 55 میں) فَبَايَ الْاَءِ

رَبِّكَ مَا تُكَذِّبُنَ کے جواب میں لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ

رَبَّنَا نُكَذِّبُ وَلَكَ الْحَمْدُ (سورۃ واقعہ 56/94 کے آخر میں

آیت نمبر 96) پر فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَّ

الْعَظِيمِ (سورۃ ملک 67 کے اختتام پر) اَللّٰهُ يَا تَيْنَا رَبَّنَا وَهُوَ

رَبُّ الْعَالَمِينَ - سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ○ سورۃ الاعلیٰ 94

کا جواب سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْاَعْلٰی والتین 98 کے آخر میں

بَلَىٰ وَآنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ کہنا۔ اور سورۃ فاتحہ

اور سورۃ بقرہ کے آخر میں 'امین' کہنا سنت ہے۔

تلاوتِ کلام پاک کے بعد

مجلسِ ذکر یا تلاوتِ قرآن پاک سے فارغ ہونے پر سورہ والصفۃ کی آخری تین آیات پڑھنا سلفِ صالحین کا طرزِ عمل ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

جب قرآن پاک ختم کیا جائے تو بہتر ہے کہ قرآن پاک کی اُسی وقت ابتداء کر دی جائے سورہ الفاتحہ اور سورہ البقرہ **المفاحون** تک پڑھیں۔

آخر میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْقُرْآنَ وَأَمَرَنَا

بِتَرْتِيلِهِ وَتَجْوِيدِهِ حَيْثُ قَالَ: وَرَتِّلِ

الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَجَعَلَ ذَٰلِكَ مِنْ أَعْظَمِ
عِبَادَتِهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ الَّذِي قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ فَطُوْبِي لِمَنْ يَشْتَغِلْ بِالْقُرْآنِ
تَعْلِيمًا وَتَعَلُّمًا ، وَعَلَى إِلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ
حَمَلُوهُ فَجَوَدُوهُ تَجْوِيدًا

اما بعد

مسلمانوں کے لیے جس طرح قرآن مجید کے معانی کا سیکھنا، سمجھنا اور اس کے احکام و حدود پر عمل کرنا ایک عبادت و فریضہ ہے، اسی طرح ان پر قرآن کے الفاظ کا صحیح طور پر پڑھنا اور اُس کے حروف کو منقول و ثابت طریق کے موافق ادا کرنا بھی لازم و فرض ہے۔ اور اُمت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جس طرح قرآن کریم کے حروف و کلمات اور حرکات و سکنات آج تک محفوظ ہیں اسی طرح اس کا طریقہ ادا بھی من و عن اب تک محفوظ ہے اور یہ وہ طریقہ ہے جسے ”تجوید و تصحیح اور تہیل“ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس طرح قرآن فہمی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ”فرمودہ معانی“ ہی معتبر ہو سکتے ہیں اسی طرح ”انداز تلاوت“ بھی وہی مقبول ہے جو بارگاہِ نبوی ﷺ تک متصل سند سے ثابت ہو۔

یہ ایک مستقل علم ہے جس کے ذریعہ قرآن مجید کے حروف کی ادائیگی اور ان کا اصل تلفظ محفوظ ہے اور اس علم کے ضروری ”مسائل و قواعد“ سیکھے بغیر قرآن کا تلفظ صحیح نہیں ہو سکتا۔

تجوید کے مطابق تلاوت نہ کرنے کی وجہ سے کلامِ الہی کے مطالب و معانی اس حد تک بدل جاتے ہیں کہ ایسی تلاوت بسا اوقات گناہِ کبیرہ کا سبب ہوتی ہے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ ذَلِكَ

عربی زبان میں ہر حرف کی اپنی جگہ آواز ہے اگر وہ صحیح ادا نہ ہو تو معنی بدل جاتے ہیں، کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ الفاظ ہی سے معانی پیدا ہوتے ہیں، اگر الفاظ بدل جائیں گے تو معانی کا بدلنا ایک ظاہری سی بات ہے مثلاً "ذَلَّ" ذال کے ساتھ ہو تو معنی ہوئے۔ وہ ذلیل ہوا۔ اور "زَلَّ" ز کے ساتھ ہو تو اس کے معنی۔ وہ پھسلا۔ اور "ظَلَّ" ظا کے ساتھ ہو تو اس کے معنی۔ وہ ہو گیا اور "ضَلَّ" ضاد کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ہیں وہ گمراہ ہوا اس طرح قَلْبٌ = دل۔ كَلْبٌ = کتا۔ نَصْرٌ = مدد۔ هَنْزٌ = گدھ۔ ہر حرف کو صحیح آواز سے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

ہر شخص کو چاہیے کہ قرآن کریم کو صحیح پڑھنے کے لیے بھرپور کوشش کرے اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کچھ وقت اس علم کو سیکھنے میں صرف کرے تاکہ مطلوب انداز میں قرآن کے حُسن سے تعلق قائم ہو سکے اور پھر اس کی بدولت "تلاوتِ قرآن" کی تمام ترفیلیات حاصل ہو سکیں۔

اللہ رب العزت توفیق عطا فرمائے (آمین)

یہ کتاب "آسان تجوید" آپ کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو عامۃ المسلمین کے لیے مفید بنائے اور ہم سب کے لیے اور ہمارے والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

سلمیٰ کوکب

مخارج ← تعریف حروف کے نکلنے کی جگہ

دھرائی

تفصیل

مخرج نمبر	حروف کے نام	مخرج	حرف کی تعداد	حروف
1	حروف مدہ	منہ کا خالی حصہ	3	ا، و، ی
2	حروف حلق	اقصى حلق	2	ء، ع
3		وسط حلق	2	ع، ح
4		ادنى حلق	2	غ، خ
5، 6	حروف لہاتیہ	زبان کی جڑ کے قریب سے نرم تالو سے لگے	2	ق، ک (ق کی جگہ سے ذرا منہ کی جانب ہٹ کر ک)
7	حروف شجریہ	وسط زبان بالمقابل اوپر کے تالو سے لگے	3	ج، ش، ی
8	حرف حافیہ	زبان کی کروٹ بائیں طرف والی اوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے	1	ض
9	حروف طرفیہ	زبان کی کروٹ کے آخر سے نوک تک کا حصہ جب اوپر ایک داڑھ اور دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے	1	ل
10	=	ل کی جگہ سے لیکن ایک داڑھ کم ہو کر زبان جب اوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے	1	ن
11	=	زبان کے کنارے کی پشت جب اوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے	1	ر
12	حروف نطعیہ	زبان کی نوک اوپر سامنے والے دودانتوں کی جڑ سے لگے	3	ت، د، ط
13	حروف لثویہ	زبان کی نوک اوپر والے دودانتوں کے سرے سے لگے	3	ث، ذ، ظ
14	حروف صغیریہ	زبان کی نوک سے جب اوپر نیچے کے اگلے دونوں دانت آپس میں ملیں	3	ز، س، ص
15	حروف شفویہ	اوپر والے دودانتوں کا سر اور نیچے کے ہونٹ کا اندرونی حصہ ملیں تو	1	ف
16		(i) ہونٹوں کو گول کرنے سے (ii) بند ہونٹوں کے گیلے حصے سے (iii) بند ہونٹوں کے خشک حصے سے	1 1 1	و ب م
17	حروف غنہ	آواز کو تھوڑی دیر ناک میں ٹھہرا کر گنتی آواز میں پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں	2	ن، م اور ڈبل حرکت والے حروف

حرکات کی ادائیگی

زبر سیدھانہ کھول کر ادا کیا جاتا ہے
زبر ہونٹوں کو نیچے کی طرف جھکا کر
پیش ہونٹوں کو گول بنا تمام بند کر کے

توین میں ے ِ ے ہر ایک کو توین کہتے ہیں
نون توین کو ادا کرتے وقت نون کی آواز پیدا ہوتی ہے
نون توین کو جب زبردے کراگلے حرف میں ملا دیں لَمَزُونِ الذَّي
جزم اس ے ے ے شکل کی طرح ہے جزم والے حرف کو حرف ساکن کہتے ہیں۔ جزم والا حرف پہلے
حرف سے مل کر صرف ایک مرتبہ پڑھا جاتا ہے

- حروف مدہ حروف مدہ تین ہیں (1) زبر کے بعد خالی اَلِف با
(2) زیر کے بعد جزم والی یا سِی
(3) پیش کے بعد جزم والا واؤ سُو

حروف لین حروف لین دو ہیں (و، ی) جب یہ ساکن ہوں اور ان سے پہلے حرف پر زبر ہو تو ان کو نرمی
سے ادا کرنا چاہیے (جَو - جَی)

ہمزہ اور الف کا فرق اَلِف ہمیشہ خالی ہوتا ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہوتی ہے۔
درمیان یا آخر میں آتا ہے شروع میں نہیں آتا۔ یہ نرمی سے اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے۔
ہمزہ چاہے الف کی شکل کا ہو لیکن زبر، زیر، اور پیش والا ہو تو ہمزہ کہلاتا ہے
ہمزہ ساکن ہو تو جھٹکے اور سختی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ ہمزہ سے پہلے زبر، زیر اور پیش تینوں حرکتیں آتی ہیں۔
ہمزہ شروع، درمیان اور آخر میں تینوں طرح آتا ہے۔

حروف قلقلہ جن حروف کو ہلا کر پڑھا جائے ب د ج ط ق
حروف صغیر یہ جن حروف میں سیٹی کی طرح آواز نکلے ز س ص
حروف متعلیہ جن حروف کو موٹا پڑھا جائے خ غ ص ض ط ظ ق
حروف شبہ متعلیہ وہ حروف جو کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جائیں ال ر

الف کا قاعدہ الف سے پہلے موٹا حرف ہو تو الف بھی موٹا ہوگا اور اگر اس سے پہلے باریک حرف ہو تو یہ بھی باریک ہوگا۔
لام کا قاعدہ لفظ اللہ یا **اَللّٰهُ** یا **اَللّٰهُمَّ** کے لام سے پہلے زیر یا پیش ہو تو لام موٹا پڑھیں گے۔
 اگر اس سے پہلے زیر ہو تو لام باریک ہی پڑھیں گے۔ باقی تمام لام باریک ہی پڑھے جاتے ہیں۔
را کا قاعدہ **را** کے اوپر زیر یا پیش ہو تو وہ موٹی ہوگی اور جب **را** کے نیچے زیر ہوگی تو وہ باریک ہوگی۔
س ساکن سے پہلے زیر یا پیش ہو تو وہ موٹی ہوگی۔ **س** پر ٹھہرتے وقت جب اس سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زیر یا پیش ہو تو یہ موٹی ہوگی زیر ہو تو باریک ہوگی۔

ملتی جلتی آوازوں والے حروف

حروف	آوازوں میں فرق
ع	کی آواز سخت اور جھٹکے والی ہوتی ہے قدرے نرمی اور بغیر جھٹکے والی
ط	باریک اور بغیر جھٹکے والی موٹی اور جھٹکے والی
ث	باریک اور نرم باریک اور سیٹی والی موٹی اور سیٹی والی
ح	درمیان حلق سے رگڑ کھا کر نکلتی ہے ”ہائے“ کی ہا کی طرح ہوتی ہے
ز	باریک اور نرم باریک اور سیٹی والی موٹی اور نرم بہت موٹی اور نرم ہوتی ہے جماؤ سے نکلتی ہے۔
ذ	موٹی اور جھٹکے والی باریک اور بغیر جھٹکے والی

نون ساکن اور تنوین کے چار حال

اظہار (ظاہر کرنا)	ادغام (ملا لانا)	اقلاب (بدلنا)	اخفاء (چھپانا)
غنے نہ کرنا	(دو حرفوں کو ملا کر پڑھنا)	(نون ساکن یا تنوین کو م سے بدل کر پڑھنا)	(ناک میں آواز چھپا کر غنے کرنا)

اظہار: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف (ء-ہ-و-ع-ج-خ) میں سے کوئی حرف ہو تو اظہار ہوگا یعنی غنے نہیں ہوگا

ادغام: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف (ی، ر، م، ل، و، ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ل، ر میں بغیر غنے کے اور باقی چاروں حروف میں غنے کے ساتھ ادغام ہوگا
نوٹ: سات جگہ یہ قاعدہ لاگو نہیں ہوتا **صُنُوْا، بُنِیَانٌ، قِنُوْا، دُنِیَاسَ وَالْقُرْآنِ، نَ وَالْقَلَمِ مِّنْ رَّاقٍ**

اقلاب: نون ساکن یا تنوین کے بعد ”ب“ آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنے کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ علامت کے طور پر چھوٹی میم بھی لکھی جاتی ہے۔

اخفاء: نون ساکن یا تنوین کے بعد پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو نرم غنے کے ساتھ پڑھیں گے۔ اس اخفاء کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

میم ساکن کے تین حال

ادغام: م ساکن کے بعد م آئے تو دونوں کو ملا کر غنے کے ساتھ ادا کریں گے۔ اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں۔

اخفاء: م ساکن کے بعد ب آئے تو غنے کے ساتھ اخفاء کریں گے۔ اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں

اظہار م ساکن کے بعد م اور ب کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا یعنی غنہ نہیں ہوگا۔ اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں

نوٹ: میم مشدد پر بھی غنہ ہوگا

وقف وقف کا معنی ہے ٹھہرنا۔ کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کرتے ہوئے سانس لینے کیلئے ٹھہرنا۔

رموزِ اوقاف وقف کی علامات کو رموزِ اوقاف کہتے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں

آیت	وقف لازم	وقف مطلق	وقف جائز	وقف مجوز
○	م	ط	ج	ز

اعادہ پیچھے سے لوٹا کر پڑھنے کو اعادہ کہتے ہیں

سکتہ سکتہ والی جگہ پر تھوڑی دیر آواز بند کی جاتی ہے لیکن سانس نہیں لیا جاتا